© rasailojaraid.com

جمہوریہ نائیجر

مولانا محمد انیس رشید

''عالم ناتمام'' کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار ''جمہوریہ نائیجر'' کا تعارف ہدیۂ قارئین ہے۔ ——— (ادارہ)

شمالی وسطی افریقہ کا جمہوریہ نائیجر ایک اسلامی ملک ہے، اس کے شمال میں الجزائر اور لیبیا۔ مشرق میں چاڈ، جنوب میں نائیجر یا بینن۔ مغرب میں برکینا فاسو اور مالی واقع ہیں۔ نائیجر کے گرد کوئی سمندر نہیں ہے، اس کا کوئی حصہ سمندر سے نہیں ملتا، اس کی چاروں طرف کی سرحدوں پر خشکی ہے لہٰذا یہ ملک خشکی میں گھرا ہوا ہے۔ البتہ دریائے نائیجر اسے سمندر سے ملاتا ہے۔ دریائے نائیجر ملک کے جنوب مغرب میں مالی کی سرحد کے ساتھ بہتا ہے۔ نائیجر کی مشرق سے مغرب تک کی لمبائی ۷۷۰ اکلومیٹر اور شمال سے جنوب تک چوڑائی ۱۳۲۸ اکلومیٹر ہے۔ ملک کا نصف حصہ پتھریلا اور صحرا ریگستان پر مشتمل ہے اور یہ نائیجر کا شمالی علاقہ ہے۔ اس کے مقابلے میں جنوبی علاقوں میں کچھ علاقے سرسبز ہیں۔ جب کہ وسطی علاقہ ساحل کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ علاقہ تھوڑا بنجر اور کچھ لکڑی والے جنگلات پر مشتمل ہے۔ وسطی علاقے میں بھاری لاوے کا ایک آتش فشاں پہاڑ ہے، اس کی اونچائی ۱۹۰۰ میٹر ہے۔ جنوب مشرق میں چاڈ کی سرحد کے ساتھ جھیل چاڈ واقع ہے۔ یہاں کے بڑے شہروں میں زندر، مراد، تاہو، آگادیز، دوسو، نگومی، تانوت، جلمی، عدوداد، ملاما اور سیگوین شامل ہیں۔ سرکاری زبان فرانسیسی ہے، اس کے علاوہ ہاؤسا، فولانی اور جرما زبانیں بھی یہاں بولی اور سمجھی جاتی ہیں اور یہ زبانیں وہاں کی قبائلی زبانیں ہیں اور انہیں قبائلی نسلوں پر نائیجر کی بڑی آبادی مشتمل ہے۔ یہاں ۹۵ فیصد لوگ مسلمان ہیں۔ تین اگست ۱۹۶۰ء کو اسے آزادی ملی جب کہ بیس ستمبر ۱۹۶۰ء کو اسے اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل ہوئی۔ انتظامی طور پر نائیجر کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہاں کا موسم گرم اور خشک ہوتا ہے، اس کا اندازہ یہاں کے درجہ حرارت سے لگایا جاسکتا ہے۔ ۸۴ درجہ اوسطاً یہاں کا درجۂ حرارت ہوتا ہے۔ جنوبی علاقوں میں تھوڑی بہت بارش ہوتی ہے۔ مونگ پھلی، کپاس، باجرہ، چاول، کساوا، گنا، پیاز، گوند، سورگم اور تیل والے بیج یہاں کی زرعی پیداوار ہیں۔ فوڈ پراسیسنگ، عمارتی سامان، کپڑا، سیمنٹ، دھاتی سامان، مشروبات، چمڑا رنگنا اور رنگ وروغن یہاں کی صنعت ہیں۔ جب کہ معدنی وسائل میں یورینیم، ٹن، سونا، کوئلہ، لوہا، فاسفیٹ، نمک، ٹنگسٹن اور سوڈیم سلیفٹ شامل ہیں۔ یہاں تین بین الاقوامی ہوائی اڈے ہیں۔

نائیجر افریقہ کی قدیم بادشاہت کا حصہ تھا، ایسے تاریخی شواہد بھی ملے ہیں جو نائیجر پر رومنوں کے حملوں کا پتہ دیتے ہیں، تاہم اس علاقے کی قسمت اس وقت جاگی جب شمالی افریقہ اسلام کی روشنی سے منور ہوگیا اور مسلمان تاجروں کے قافلے جھیل چاڈ کے علاقے تک پہنچنے کے لیے نائیجر کے علاقوں کو استعمال کرنے لگے، ان میں سے اکثر چاڈ اور نائیجر میں آباد ہوگئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی میں عرب تاجروں اور مبلغوں نے اسلام پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دسویں صدی عیسوی میں ہاؤسا ریاستوں نے جنوبی نائیجر پر اپنی حکمرانی قائم کی۔ ہاؤسا شمال مشرق کی طرف سے علاقے میں داخل ہوئے۔ انھوں نے علاقے میں کئی سلطنتیں قائم کیں، ان میں ایک بڑی سلطنت گوبیر تھی۔ ۱۴ویں صدی عیسوی میں ہاؤسا قبائل نے ملک میں شہری ریاستیں قائم کیں۔ ۱۵ویں صدی میں آگادیز کے علاقے میں تواریگ سلطنت قائم ہوئی، ۱۶ویں صدی عیسوی کے شروع میں یہ ملک مراکش کے قبضہ میں آگیا۔ ۱۵۱۵ء میں طاقتور قبیلے سونگھائی کے مسلمان سردار عسقیہ محمد اول ہاؤسا قبائل پر لشکر کشی کر کے آگادیز کے شہر پر قبضہ کرلیا۔ ۱۷ویں صدی میں سونگھائی زبان بولنے والے زرما قبائل نے دریائے نائیجر کے ساتھ اپنی بادشاہت قائم کی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سلطنت مختلف مسلمان حکمرانوں کے زیرنگیں جاتی رہی۔ دوسری طرف ہاؤسا قبائل پھر سر اٹھانے لگے۔ اٹھارویں صدی میں ہاؤسا سلطنت گوبیر وسیع ہوکر تواریگ تک پھیل گئی۔ سونگھائی سلطنت ایک ہزار سال تک مغربی نائیجر میں ایک بڑی سپریم پاور بنی رہی جب کہ کانم بورنو سلطنت مشرق میں حکمران تھی۔ سترھویں صدی عیسوی کے اختتام تک بیرونی دنیا سے نائیجر کا کوئی رابطہ نہیں تھا۔ پہلا یورپی، جو اس علاقے میں داخل ہوا، اسکاٹ لینڈ کا انگریز مہم جو مونگو پارک تھا۔ یہ ۱۷۹۵ء میں یہاں وارد ہوا۔ دوسرا جرمن مہم جو ہیزک بارتھ ۱۸۰۵ء میں یہاں آیا۔ کچھ عرصہ ان یورپی اقوام کے مابین باہمی چپقلش جاری رہی۔ ۱۸۰۴ء میں فولانی سردار شیخ عثمانی دان فویو نے ہاؤسا کو شکست دے کر ان ریاستوں کی جگہ ایک بادشاہت سوکوٹو قائم کی۔ شیخ نے خود کو مسلمانوں کا مذہبی کمانڈر قرار دے کر ہاؤسا قبائل کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ ۱۸۱۰ء میں شیخ عثمان نے لشکر کشی کر کے تمام ہاؤسا ریاستوں کو اپنی مملکت میں شامل کرلیا، چنانچہ ان ریاستوں کے لوگ بھی اسلام کی حقانیت کو مان گئے اور انھوں نے اپنے دلوں کو ایمان سے منور کرلیا۔

۱۸۵۰ء میں جرمن مہم جو ایڈورڈ ووگل یہاں وارد ہوا، جس وقت یورپی مہم جوئی کی جماعتیں نائیجر کے علاقے میں پہنچیں تو اس وقت تواریگ قبیلے کی حکومت قائم تھی۔ ۱۸۸۹ء میں برلن میں مصالحتی کانفرنس ہوئی جس کے نتیجے میں نائیجر فرانس کے حصے میں آگیا۔ چنانچہ ۱۸۹۰ء میں فرانس نے نائیجر پر قبضہ کرلیا۔ تواریگ قبیلہ کی حکومت نے کافی عرصہ تک فرانس کے خلاف مزاحمتی تحریک جاری رکھی، مگر آخر کار مقامی باشندوں کی یہ تحریک کمزور پڑگئی اور تواریگ مجاہدوں کو شکست اٹھانا پڑی۔ ۱۸۹۶ء میں فرانس نے اس پر مکمل قبضہ کرلیا۔ ۱۹۰۰ء میں یہ علاقہ فرانس کا فوجی علاقہ بن گیا، اس طرح حملہ آور فرانسیسی فوج کے قدم اور مضبوط ہوگئے۔ ۱۹۰۴ء میں اسے فرانسیسی مغربی افریقہ میں شامل کرلیا گیا۔ اس کے خلاف احتجاج کے طور پر نائیجر کے عوام مسلح بغاوت کرتے رہے۔ بالآخر امن کی فضا اس وقت قائم ہوئی جب فرانس نے ۱۹۲۲ء میں اسے خود مختار علاقے کی حیثیت دی۔ نائیجر فرانسیسی افریقی فیڈریشن کا حصہ قرار پایا۔ ۱۹۲۶ء میں نیامی نائیجر کا دارالحکومت بنا۔ ۱۹۴۶ء میں نائیجر کو فرانس کا سمندر پار علاقہ قرار دیا گیا۔ ۱۹۵۸ء میں اہل نائیجر نے فرانس کے آئین کی منظوری دی تو نائیجر کو فرنچ کمیونٹی کے اندر خود مختار جمہوریہ کا درجہ دے دیا گیا۔ پھر فرانسیسی استعمار سے آزادی حاصل کرنے کے لیے کئی تحریکیں اٹھیں، لیکن نتیجہ خ ثابت نہ ہوئیں۔ ۱۹۵۹ء میں ملک کا قومی پرچم رائج ہوا، بالآخر تین اگست ۱۹۶۰ء کو فرانس نے نائیجر کو مکمل آزادی د دی۔ تین اگست ۱۹۶۰ء کو نیا آئین نافذ ہوا جس کے تحت ملک کو جمہوریہ قرار دیا گیا، حمانی ڈیوری (جن کی نائیجر پروگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پارٹی نے آزادی کے لیے اہم کردار ادا کیا) نائیجر کے پہلے صدر، قومی اسمبلی کے ذریعے منتخب ہوئے۔ ان کی حکومت نے کافی ترقیاتی کام شروع کیے۔ ۱۹۶۱ء میں نائیجر اور فرانس کے درمیان ایک دوطرفہ معاہدہ ہوا جس کے باعث ان دونوں کے درمیان قریبی اقتصادی اور ثقافتی تعلقات قائم ہوئے۔ اگست ۱۹۶۵ء میں حمانی ڈیوری مزید پانچ سال کے لیے دوبارہ منتخب ہوئے۔ ۱۹۶۷ء میں شمالی نائیجر میں یورینیم کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے۔ اگست ۱۹۷۰ء میں حمانی ڈیوری تیسری بار پانچ سال کے لیے صدر منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۳ء میں نائیجر کو شدید قسم کی خشک سالی اور قحط کا سامنا کرنا پڑا، جس سے بہت سے افراد اور نصف سے زائد مویشی ہلاک ہوگئے۔ ۲۲ فروری ۱۹۷۴ء کو لاہور اسلامی سربراہ کانفرنس میں حمانی ڈیوری نے نائیجر کی نمائندگی کی۔ ۱۹۷۴ء میں صدر حمانی پر کرپشن کے شدید الزام لگائے گئے۔ چنانچہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء کو نائیجر کی فوج کے چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ کرنل سینی کونچ نے حکومت کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ ۱۹۷۵ء میں یہاں فاسفیٹ اور تیل کے ذخائر دریافت ہوئے۔ فروری ۱۹۷۶ء میں سخت قحط پڑا۔ ۱۰ نومبر ۱۹۸۷ء کو صدر سینی کونچ دماغ کی شریان پھٹنے سے انتقال کر گئے۔ ان کی جگہ ان کے چچازاد بھائی اور آرمی چیف آف اسٹاف کرنل علی صیبو نے اقتدار سنبھال لیا۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ایک ریفرنڈم کے ذریعے ۹۹ فیصد ووٹروں نے نئے آئین کے حق میں ووٹ دیا اور اس طرح نیا آئین نافذ ہوا۔ ۱۶ اپریل ۱۹۹۳ء کو بیس سالہ فوجی دور کے بعد ملکی تاریخ کے پہلے کثیر الجماعتی صدارتی انتخابات ہوئے۔ نو جماعتوں کے اتحاد، الائنس آف دی فورسز آف چینج (AFC) نے اسمبلی میں فیصلہ کن کامیابی حاصل کی، اے ایف سی کے لیڈر مہامانے عثمان نے صدر کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ یہ ملک کے پہلے منتخب صدر تھے۔ ۱۹۹۴ء کے آخر میں اسمبلی میں عدم اعتماد کے باعث وزیراعظم اور کابینہ مستعفی ہوگئی۔ جنوری ۱۹۹۵ء میں نئے پارلیمانی انتخابات میں صدر عثمان کی جماعت کو شکست ہوئی۔ چار اپوزیشن جماعتوں پر مشتمل نیشنل موومنٹ فار ڈویلپمنٹ سوسائٹی نے اسمبلی میں اکثریت حاصل کی۔ چنانچہ ۲۱ فروری ۱۹۹۵ء کو اس اتحاد کے عمادو ہاما وزیراعظم بن گئے، تاہم صدر اور وزیراعظم کے درمیان اختلافات بہت پیدا ہوگئے۔ ملک میں شدید سیاسی بحران پیدا ہوگیا، اس بحران سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آرمی چیف کرنل ابراہیم بارے نے ۱۹۹۶ء کو صدر عثمان کی حکومت کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ ملک میں مارشل لاء نافذ کرکے ۱۹۹۲ء کا آئین معطل کردیا۔ سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کردی گئی۔ ۲۸ جنوری کو کرنل ابراہیم صدر مقرر ہوگئے۔ سات جولائی ۱۹۹۶ء کو صدارتی انتخابات کے ذریعے کرنل ابراہیم صدر منتخب ہوگئے۔ نومبر میں قومی اسمبلی کے انتخابات میں صدر کی جماعت نیشنل موومنٹ فار سوسائٹی اینڈ ڈویلپمنٹ نے کامیابی حاصل کی۔ ۲۴ نومبر ۱۹۹۷ء کو ملکی مسائل حل نہ کرنے کے باعث صدر نے حکومت برطرف کردی۔ نو اپریل ۱۹۹۹ء کو فوجی بغاوت کے دوران صدر ابراہیم کو قتل کردیا گیا، صدر کو نیامی کے فوجی ہوائی اڈے پر اس وقت صدارتی گارڈز نے قتل کردیا جب وہ ملک سے فرار ہونے کی کوشش کررہے تھے۔ ۱۸ جولائی ۱۹۹۹ء کو نئے آئین کی منظوری کے لیے عوامی ریفرنڈم ہوا۔ ۲۴ نومبر ۱۹۹۹ء کو نیا آئین نافذ کردیا گیا۔ ۲۴ نومبر ہی کو پارلیمانی انتخابات منعقد ہوئے۔ ریٹائرڈ کرنل ٹینڈ جاماما ۶۱ فیصد ووٹ لے کر صدر منتخب ہوگئے۔ یکم جنوری ۲۰۰۰ء کو انھوں نے صدر کے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ تین جنوری ۲۰۰۰ء کو ہاما عمادو نے وزارت اعظمیٰ کا عہدہ سنبھال لیا۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com